Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

Research on the Islamic perspective of the distinctive qualities of a merchant in light of Islamic teachings

تاجر کے امتیازی اوصاف اسلامی تعلیمات کی روشنی میں تحقیقی مطالعہ

Dr. Jawaad Haseeb
Dr. Umar

Department of Islamic Studies HITEC University, Taxila at-jawaad.haseeb@hitecuni.edu.pk
Department of Islamic Studies HITEC University, Taxila at Dr.umar@hitecuni.edu.pk

Abstract

Commerce holds significant importance and benefits for every nation. Trade plays a vital role in the prosperity and economic stability of a country and its people. Today, countries like the United States, along with other Western nations such as Britain, France, Russia, Italy, and Germany, as well as Japan, have achieved global prominence largely due to commerce. Through trade, advancements are occurring not only in industry and craftsmanship but also in fields like economics, science, and technology. Economically stable nations are also gaining political influence. The fundamental issue here is that traders often disregard Islamic principles in their business practices and resort to deceit and unethical behavior in trade. The purpose of this discussion is to introduce the principles of trade that align with Islamic values and to promote Islamic commerce so that it gains prominence worldwide among Muslims, thereby enhancing the dignity of Islam.

Key Words: merchant, traders, principles of trade

تمہید:

زندگی کے ہر شعبے میں انسان کی ہر جائز ضرورت کے متعلق اسلام نے ایک آسان اور معقول اور قابل عمل راستہ فراہم کیا ہے۔ اسلام کی اس جامعیت کے پیش نظر تجارت کی اہمیت بھی شریعت کی نظر کرم سے پوشیدہ نہیں رہی۔ شریعت نے تجارت اور معاملی معاملات کو انسانی معاشرے کی ایک اہم ضرورت قرار دیا ہے اس کے متعلق انسانوں کی عملی اور اخلاقی بلکہ ہر سطح پر رہنمائی فرمائی ہے۔ تجارت کا انحصار تاجر پر ہے اگر تاجر اسلامی اوصاف سے متصف ہو گا اس سے تجارت میں اسلامی جھلک نظر آئے جو اسلام پھیلنے کا ذریعہ ہو گی اور مسلمانوں کی عزت کا باعث ہو گی۔ بنیادی مسئلہ یہ ہے کہ تاجر تجارت کے اسلامی اصولوں کو پس پشت ڈالتے ہیں اور تجارت میں غرر اور نا اصافی کے طریقہ کار کو اپناتے ہیں ۔اس مقالہ کا مقصد تجار کے ان اوصاف کا تعارف کروانا ہے جن کو اپنا کر اسلامی تجار کو ترویج ہو اور اسلامی تجارت ساری دنیا میں شہرت پائے مسلمانوں اور اسلام کی عزت کا باعث بنے۔

مسلمان تاجر کے امتیازی اوصاف:

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

دنیامیں یہ بات مسلم ہے کہ اسلام مسلمان تاجروں کے ذریعہ سے ساری دنیامیں پھیلاہے، لیکن اب مسلمان تاجروں نے ان امتیازی اوصاف کو ترک کر دیاہے جن کی بدولت دنیا میں مسلمان تاجروں کاچرچا تھااب تجار نے ان مسنون طریقوں کو ترک کر دیابلکہ مغرب کی تجارت کے طریقوں کو اپنالیا۔ جیسے دن کو اپنا کاروبار بند کرنااور راتوں کو کاروبار کرنا جس کی ممانعت احادیث مبارکہ میں آئی۔

"حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ حَدَّثَنَا هُشَيْمٌ حَدَّثَنَا يَعْلَى بْنُ عَطَاءٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَدِيدٍ عَنْ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اللَّهُمَّ بَارِكْ لِأُمَّتِي فِي بُكُورِهَا قَالَ وَكَانَ إِذَا بَعَثَ سَرِيَّةً أَوْ جَيْشًا بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ وَكَانَ صَخْرٌ رَجُلًا تَاجِرًا وَكَانَ إِذَا بَعَثَ تِجَارَةً بَعَثَهُمْ أَوَّلَ النَّهَارِ فَأَثْرَى وَكَثُرَ مَالُهُ الخ"

یعقوب بن ابراہیم، ہشیم، یعلی بن عطاء، عمارہ بن جدید، حضرت صخر غامدی سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے دعا کی اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطافرماچنانچہ آپ جب کبھی کوئی لشکر روانہ کرتے تو صبح صبح بھیجتے۔ راوی کہتے ہیں کہ صخر بھی تاجر تھے وہ بھی جب تاجروں کو بھیجتے توشروع دن میں ہی بھیجا کرتے تھے پس وہ امیر ہوگئے اور ان کے پاس مال کی کثرت ہوگئی اس باب میں، علی، بریدہ، ابن مسعود، ابن عمر، انس، ابن عباس اور جابر سے بھی روایات منقول ہیں۔

حکم حدیث

قَالَ أَبُو عِيسَى حَدِيثُ صَخْرٍ الْغَامِدِيِّ حَدِيثٌ حَسَنٌ

صخر غامدی کی اس کے علاوہ کوئی روایت ہمارے علم میں نہیں یہ حدیث سفیان ثوری بھی شعبہ سے اور وہ یعلی بن عطاء سے نقل کرتے ہیں۔

اس حدیث مبارکہ میں رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دعا کی اے اللہ میری امت میں سے صبح جلدی جانے والوں کو برکت عطافرماجو تاجر اپنی تجارت میں صبح جلدی شروع ہوتے ہیں ان کے ساتھ برکت کے وعدے آپ ﷺ نے کر رکھے ہیں یہ حدیث مبارکہ ان تمام تجار کیلئے حجت ہے جو مغرب کی تہذیب کے دلدادہ ہیں رات گئے تجارت کرتے ہیں صبح کے مبارک اوقات میں اپنی تجارت سے بے خبر ہیں۔

امام ترمذی نے ایک حدیث ذکر کی ہے جس میں تجارت کیلئے نکلنے کے وقت کو بیان کیاہے کہ تاجر صبح جلدی تجارت کیلئے نکلے ہمارے ہاں معاملہ برعکس ہے ہمارے بازار رات گئے کھلے رہتے ہین اور دن مین تاجر بہت دیر سے اپنے کاروبار کیلئے نکلتے ہیں اس حدیث میں تاجر کاایک اچھاوصف بیان کیاکہ وہ صبح جلدی تجارت کیلئے نکلتا ہیں اس حدیث کو سامنے رکھتے ہوئے اس فصل میں تاجر کے اوصاف کو جمع کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

عقیدہ درست ہو:

اللہ کے متعلق یہ عقیدہ ہو کہ وہی ہماراخالق ومالک ہے اور رازق ہے رزق کے خزانے اسی کے پاس ہیں ہر انسان کے متعلق یہ طے ہو چکاہے اس نے کتنارزق کھاناہے اور اس نے کتناعرصہ دنیامیں رہناہے۔ جو چیز اس کے مقدر مین لکھ دی گئی ہے وہ اس کو جرور ملے گی جس طرح ملنااللہ کے علم میں طے ہے ضرور ملے گا، اللہ نے رزق حلال کمانے کے جتنے طریقے ہمارے لیئے بیان فرمائے ہیں ان کو کام میں لاکر رزق حلال حاصل کرنے کے ہم مکلف ہیں کبھی رزق کی تنگی کی وجہ سے کوئی حرام ذریعہ آمدن اختیار کرنے سے ہمارے اس مقدر رزق میں اضافہ نہیں ہوسکتا۔

رسول اللہ نے فرمایااللہ پر ایسے توکل کرو جیسے اس کا حق ہے توتمہیں ایسے رزق دیاجائے جیسے پرندوں کو دیاجاتاہے کہ صبح کو خالی پیٹ جاتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر لوٹتے ہیں

نیت:

ایک مسلم تاجر کی نیت تجارت میں یہ ہونی چاہیئے کہ وہ اللہ کے ایک مقدس فریضہ کی انجام دہی کیلئے تجارت کر رہاہے

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

لقولہ علیہ السلام طلب کسب حلال فریضۃ بعد الفریضۃ

(حلال کمائی تلاش کرنا دیگر فرائض کے بعد فرض ہے)

2۔ لوگوں کو ان کے وسائل مہیا کئے جائیں جس سے ان کی زندگی باآسانی بسر ہو سکے۔

3۔ شرعی عقود و معاہدات کی وجہ سے جو اللہ تعالی کے عذاب نازل ہوتے ہیں ان کو دور کرنے کی کوشش اور بازاروں اور مارکیٹوں رحمت خداوندی کا مورد و مستحق بنائے۔

4۔ شریعت نے جو مالی حقوق اس کے ذمہ عائد کئے ہیں ان کی ادائیگی کی نیت سے اسباب معاش کو اختیار کرے۔

5۔ تجارت کو محض دنیا کمانے کے ذریعہ کے طور پر اختیار نہ کرے۔ شریعت نے اس کو فریضہ کہا ہے اگر حکم شرعی پر عمل کی نیت سے اختیار کرے اس کے شرعی تقاضوں کو پورا کرے گا۔ تو اس پر اجر ملے گا کوتاہی کی صورت میں وعید کا مستحق ہو گا۔

6۔ اس سے حاصل ہونے والا حلال مال جب حلال مال استعمال کروں گا کھاوں گا پیئوں گا پہنوں گا اس سے اللہ کی طرف عبادت کی طرف توجہ ہو گی، شریعت پر آسانی سے عمل ہو گا اسلئے اللہ نے انبیاء کو یہ حکم دیا

يَاأَيُّهَا الرُّسُلُ كُلُوا مِنَ الطَّيِّبَاتِ وَاعْمَلُوا صَالِحًا • إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ

یعنی رزقِ حلال کھایا کرو اس سے اعمال صالح کی توفیق ہوتی ہے نیکی کا شوق بڑھتا ہے برائی سے نفرت ہوتی ہے اعتقاد اور نیت ٹھیک ہونے کے ایک مسلمان تاجر کو ان امور کی پابندی کرنی چاہیئے۔

7۔ شرعی اصولوں کے مطابق تجارت کے فضائل کا استحضار کرے کہ تجارت میں شریعت کی پابندی سے مجھے یہ فضائل ضرور حاصل ہوں گے۔

سچائی:

سچائی کا اہتمام عمومی زندگی میں ضروری ہے لیکن تاجر کو سچائی کے دامن کو کبھی بھی نہیں چھوڑنا چاہیئے کیونکہ تجارت میں سچائی کا دامن اگر چھوڑ دیا جائے دنیا آخرت کا نقصان ہے تجارت میں لوگوں کا اعتماد اٹھ جائے گا عند اللہ بھی مجرم ہو گا۔ آپ ایک دفعہ بازار میں تشریف لائے تمام تجار کو خطاب کر کے کہا اے تاجروں کی جماعت اللہ کے رسول کی بات سنو!

فقال يا معشر التجار فاستجابوا لرسول الله صلى الله عليه وسلم ورفعوا أعناقهم وأبصارهم إليه فقال إن التجار يبعثون يوم القيامة فجارا إلا من اتقى الله وبر وصدق

(آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے فرمایا اے تاجرو! وہ سب رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف متوجہ ہوئے اپنی گردنیں اٹھالیں اور آپ کی طرف دیکھنے لگے فرمایا بیشک تاجر قیامت کے دن نافرمان اٹھائے جائیں گے مگر جو اللہ سے ڈرے نیکی کرے اور سچ بولے۔)

امانت داری: مسلمان تاجر کی صفت یہ ہے وہ امانت و دیانت داری کو اپنا شعار بنائے، خیانت و بددیانتی سے کوسوں دور رہے، چاہے کسی بھی شخص سے معاملہ کرنا پڑے۔ مسلمان تاجر کا شیوہ یہ ہو کہ اپنی امانت و دیانت سے اسے متاثر کرے اگر کوئی چیز اسے فروخت کر رہا ہے اس کی پوری مقدار و کیفیت و حالت اس کے سامنے واضح کرے گنجائش ہو تو قیمت میں مناسب کمی کرے

عَنْ أَبِي سَعِيدٍ عَنِ النَّبِيِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ التَّاجِرُ الصَّدُوقُ الأَمِينُ مَعَ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ والصالحين۔

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

(حضرت ابو سعید (رض) سے روایت ہے کہ رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) نے ارشاد فرمایا سچا اور امانت دار تاجر قیامت کے دن انبیاء، صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہو گا۔

)

3۔ خیر خواہی کا جذبہ:

مسلمان تاجر اپنے بھائی کے ساتھ خیر خاہی کا معاملہ کرے جس سے بھی معاملہ یہ سمجھ کر کہ اس بھائی کو اس معاملہ سے کچھ فائدہ حاصل ہو حقیقی فوائد بتا کر قیمت طے کرے

۔

"رسول اللہ نے فرمایا دین تو خیر خواہی کا نام ہے، پوچھا گیا کس کیلئے فرمایا اللہ کیلئے اور اس کے رسول کیلئے، مسلمان آئمہ کیلئے اور عام عوام کیلئے"

4۔ ہر موقع پر شرعی تقاضے کو مقدم رکھے:

ایک مسلمان تاجر کی شان ہے کہ وہ تجارت کو حکم شرعی سمجھ کر کرے احکام شرع میں جو مراتب کا لحاظ ہے وہ ملحوظ رکھے جب آذان ہو جائے کاروبار چھوڑ دے مسجد جانے کی فکر کرے قرآن نے صحابہ کی تجارت کا نقشہ اسا طرح کھینچا۔

رِجَالٌ ۙ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَّلَا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللّٰهِ وَاِقَامِ الصَّلٰوةِ وَاِيْتَآءِ الزَّكٰوةِ ۙ يَخَافُوْنَ يَوْمًا تَتَقَلَّبُ فِيْهِ الْقُلُوْبُ وَالْاَبْصَارُ ۙ ٣٧

(وہ مرد کہ نہیں غافل ہوتے سودا کرنے میں اور نہ بیچنے میں اللہ کی یاد سے اور نماز قائم رکھنے سے اور زکوۃ دینے سے ڈرتے رہتے ہیں اس دن سے جس میں الٹ جائیں گے دل اور آنکھیں)

ہر وقت تجارت کی فکر میں نہ رہے دیگر حقوق اللہ اور حقوق العباد کو بھی مناسب وقت دے، گھر والوں اولاد، والدین دیگر رشتہ داروں کے حقوق کی ادیگی مین تجارت کی وجہ سے کوتاہی نہ کرے۔

5۔ قناعت:

اعتدال سے جو مال ہو اس پر قناعت کرے اس حرص ؤ ہوس میں نہ رہے کہ کس طرح زیادہ ہو جائے اس سے اللہ سے اعتماد ہٹ جاتا ہے

"رسول اللہ نے فرمایا غنا (مالداری) مال کی کثرت کی وجہ سے نہیں حقیقی غنا نفس کا غنا ہوتا ہے"

6۔ مراقبہ محاسبہ:

تاجر جس طرح دن کے آخر میں یہ حساب لگاتا ہے مجھے کتنا نفع ہوا کتنا نقصان ہوا؟ نفع کس وجہ سے ہوا؟ نقصان کس وجہ سے ہوا، اسیطرح مسلمان تاجر کو سوچنا چاہئے اس تجارت سے میرے دین کا نقصان تو نہیں ہوا کسی کے حقوق کی ادائیگی میں کوتاہی تو نہیں ہوئی۔

"حضرت عمر نے اپنے نفس کا محاسبہ کرو اس سے قبل کہ تمہارا محاسبہ کیا جائے، اپنے آپ کو بڑی پیشی کیلئے تیار کرو، جس نے دنیا میں اپنا محاسبہ کیا ہو گا قیقمت کے دن اس کا حساب کتاب آسان ہو گا"

7۔ عدل وانصاف:

مسلمان تاجر کا وصف خاص اس کا عادل ہونا ہے، ظلم وذیاتی کی جتنی صورتیں رائج ہیں اپنے کاروبار کو ان تمام سے پاک رکھنا، دھوکہ، ناپ تول میں کمی، صاحب حق کا حق نہ دینا ان تمام صورتوں سے اپنی تجارت کو پاک رکھے۔

8۔ رحمت اور نرمی کا معاملہ:

مسلمان تاجر اپنے بھائیوں کے ساتھ نرمی کا معاملہ کرتا ہے آپ ﷺ کا فرمان ہے جو زمین والوں پر رحم کرتا ہے آسمان والا ان پر رحم کرتا ہے جو رحم کا مستحق ہو اس کے ساتھ رحم کا معاکلہ کیا جائے،

"آپ ﷺ رحم کرنے والوں پر رحمان رحم کرے گا جو زمین والوں پر رحم کرے گا آسمان والا ان پر رحم کرے گا رحمان رحم سے نکلا ہے پس جو اس کو جوڑے گا اللہ اس کو جوڑے گا جو اس کو توڑے گا اللہ اس کو توڑے گا"

9۔ صدقہ نافلہ کا اہتمام:

آپ ﷺ نے تاجرون کو خطاب کر کے فرمایا کہ معاملات میں دانستہ یا نادانستہ طور پر ایسی چیز ہو ہی جاتی ہے جو شرعا پسندیدہ نہیں، ان کے اثرات بد کے ازالہ کیلئے صدقات کا اہتمام کیا کرو، صرف صدقات واجبہ یعنی صدقہ فطر، زکوۃ، وغیرہ پر اکتفاء نہ کرو بلکہ مالی معاملات میں گناہوں کے ازالہ کیلئے صدقات نافلہ کا اہتمام کرو۔

عَنْ جَدِّہِ اَنَّہُ خَرَجَ مَعَ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اِلَی الْمُصَلّٰی فَرَاَی النَّاسَ یَتَبَایَعُوْنَ فَقَالَ یَا مَعْشَرَ التُّجَّارِ فَاسْتَجَابُوا لِرَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم وَرَفَعُوا اَعْنَاقَھُمْ وَاَبْصَارَھُمْ اِلَیْہِ فَقَالَ اِنَّ التُّجَّارَ یُبْعَثُوْنَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ فُجَّارًا اِلَّا مَنِ اتَّقَی اللّٰہَ وَبَرَّ وَصَدَقَ"

10۔ تقوی اور نیکی کو اختیار کرے:

تجارت میں تقوی اور نیکی اختیار کرنے کا حکم تقویٰ کی بدولت اللہ رب العزت رزق میں برکت عطاء فرماتے ہیں۔

11۔ دن کے پہلے وقت میں کام شروع کرے:

"حضرت محمد ﷺ نے اپنی امت کیلئے دن کے پہلے وقت میں برکت کی دعا فرمائی اس پر عمل بھی فرمایا، جب کوئی لشکر دشمن کیطرف روانہ فرماتے تو صبح سویرے روانہ فرماتے"

اس حدیث کے راوی صخر الغامدی نے عمل فرمایا یہ تاجر تھے کارندوں کو صبح سویرے کام پر لگاتے ان کے مال میں اللہ نے برکت عطا کی وہ بہت بڑے مال دار ہو گئے۔

12۔ معاملہ لکھ کر کرے:

عدا ابن خالد بن ہوذہ فرماتے ہیں میں نے ایک دفعہ نبی کریم ﷺ سے غلام خریدا یہ معاملہ لکھ کر کیا گیا جس کی صورت اس طرح ہوئی تھی (یہ غلام عدا ابن خالد بن ہوذہ نے رسول اللہ ﷺ سے خریدا اس میں کوئی اندرونی بیماری اور ظاہری عیب نہیں نہ یہ چوری اور غیر شرعی طریقہ سے حاصل کیا گیا ہے، یہ معاملہ ایک مسلمان کا دوسرے مسلمان سے ہوا ہے)

اس روایت سے معلوم ہوا معاملہ لکھ لیا جائے آئیندہ جھگڑے سے بچت ہو سکتی ہے، گواہوں کے دستخط ہوں تو اور معاملہ پختہ ہو جائے گا، موقع پر کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ میں نے یہ نہیں کیا تھا۔

13۔ ناپ تول پورا کرے:

قرآن میں حضرت شعیب کی قوم کا ذکر ہے وہ ناپ تول میں کمی کرتی تھی نبی کے منع کرنے سے بعض نہ آئی اللہ نے ان پر عذاب اتارا ناپ تول کرنے والے کو آپ ﷺ کی ہدایت ہے کہ وہ جھکتا ہوا تولے تا کہ کسی کا کوئی حق ذمہ نہ رہ جائے۔ یہی حکم ناپ کرنے والے کو ہے زیادہ دیں کمی بالکل نہ کریں۔

14۔ خریدے ہوئے سامان کو بخوشی واپس لے:

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

"حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص شرمندہ اور نادم شخص سے بیچی ہوئی چیز واپس لے کر اس کے پیسے واپس کر دے، اللہ قیامت والے دن اس کے گناہ اور لغزشوں سے در گزر فرمائیں گے"

دوکان دار کو چاہئے اگر کوئی شخص اس سے کوئی چیز خریدنے کے بعد اس سودے پر راضی نہیں، اب وہ چیز دوکان دار کو واپس کرنا چاہتا ہے دوکان دار آخرت کے فائدے کو ملحوظ رکھتے ہوئے وہ چیز واپس لے لے۔

15۔ تنگ دست کو مہلت دے یا اسے قرض معاف کرے:

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص تنگ دست کو مہلت دے جب تیرے پاس پیسے آئیں میری رقم ادا کر دینا یا اس کی تنگ دستی کو دیکھ کر رحم آگیا اور قرض معاف کر دیا کہ میں آپ سے اپنا قرض واپس نہیں لوں گا ایسے شخص کو اللہ قیامت والے اپنے عرش کے سائے میں جگہ دے گا جس دن اور کوئی سایہ اس کے علاوہ نہ ہو گا"

"رسول اللہ ﷺ نے پہلی امتوں میں سے ایک شخص کا واقعہ بیان فرمایا کہ اللہ کے سامنے پیش کیا گیا اس کے پاس کوئی نیکی نہیں تھی لیکن وہ مالدار شخص تھا، لوگوں کے ساتھ معاملات کرتا تھا، اپنے خدام کو یہ کہہ رکھا تھا جب کوئی تنگ دست غریب آئے اس کے ساتھ معاملہ میں نرمی کریں اللہ تعالی کو اس کا یہ عمل اتنا پسند آیا فرشتوں کو حکم دیا اس کے ساتھ بھی نرمی اوع در گزر کا معاملہ کریں، ہم اس کے ساتھ معاف اور در گزر کرنے کے زیادہ حق دار ہیں"

16۔ دوران تجارت ذکر اللہ کا اہتمام:

تجارت کے دوران ذکر اللہ کا اہتمام بھی ہونا چاہیے جیسا کہ اللہ تعالی نے مومنوں کو حکم دیا کہ تمہاری تجارتیں تمہیں اللہ کے ذکر سے غافل نہ کرے۔

،،ولا تلھیھم تجارۃ عن ذکر اللہ،،

17۔ جو معاملات مشتبہ ہوں ان سے بچا جائے:

جن معاملات کے بارے میں دو اقوال ہوں بعض فقہاء ان کو حلال اور بعض ان کو حرام کہتے ہیں راجح قول ہے کہ مشتبہات سے اجتناب کیا جائے

حدیث مبارکہ ہے حلال و حرام بالکل الگ الگ ہیں ان دونوں کے درمیان کچھ چیزیں مشتبہ ہیں، جو شخص مشتبہ گناہ کو شبہ کی وجہ سے چھوڑ دے گا وہ صریح گناہ کو بطریقہ اولی چھوڑ دے گا، جو مشتبہ پہ جری ہو گا وہ ایک دن صریح گناہ میں بھی پڑ جائے گا اور گناہ اللہ تعالی کی چراگاہ ہیں، جو شخص بھی چراگاہ کے آس پاس گھومے گا ایک دن وہ اس میں پڑ جائے گا"

18۔ جھوٹ سے گریز کرے:

جھوٹ سے کاروبار سے برکت ختم ہو جاتی ہے، "تین شخصوں کی طرف اللہ تعالی قیامت والے دن نظر کرم نہ فرمائیں گے اور نہ انہیں گناہوں کی گندگی سے پاک کریں گے ،ان کیلئے اللہ کے ہاں دردناک عذاب ہو گا، صحابہ نے پوچھا یہ تین نامراد کون ہیں یا رسول اللہ ﷺ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ایک وہ شخص جو کسی کے ساتھ نیکی کر کے احسان جتلائے دوسرا وہ جو شلوار سے ٹخنوں کو ڈھانکتا ہے تیسرا وہ جو جھوٹی قسم اٹھا کر اپنا مال فروخت کرتا ہے"

19۔ دھوکہ نہ دے:

"آپ ﷺ بازار میں ایک گندم بیچنے والے کے پاس تشریف لے گئے جو گندم کی ڈھیری کے پاس بیٹھا اس کو فروخت کر رہا تھا آپ ﷺ نے ڈھیری میں ہاتھ ڈالا آپ ﷺ کو تری محسوس ہوئی آپ نے اس سے پوچھا یہ کیا ہے؟ اس ترحصے کو اوپر کیوں نہیں کرتے کہ لوگوں کو خریدتے ہوئے دھوکہ نہ ہو، اس نے کہا رات کو بارش ہوئی تھی جس کی وجہ سے ایسا ہو گیا، پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو دھوکہ دے گا وہ ہم میں سے نہیں ہے"

Al-Qirtas
ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

20۔سودی معاملہ سے بچے:

سودی معاملہ جائز نہیں ہے، سود خوروں کے خلاف اللہ تعالی کا علان جنگ ہے،"رسول اللہ ﷺ نے فرمایا سود کا ایک درہم اللہ کے ہاں چھتیس مرتبہ زنا کرنے سے بھی بد ترہے"

21۔جو چیز ملکیت میں نہ ہو اس کو فروخت نہ کرے:

"حضرت حکیم بن حزام فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے مسئلہ پوچھا کوئی شخص میرے پاس آکر مجھ سے ایسی چیز مانگے جو میرے پاس اس وقت نہیں ہوتی، کیا میں بازار سے خرید کر اسے دے سکتا ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا ایسی چیز نہ فروخت کرو جو آپ کے پاس موجود نہیں ہے"

22۔جو کام کرنا چاہتے ہو اس کا حکم شرعی معلوم کیا جائے:

حضرت عمر نے باقاعدہ طور پر یہ قانون بنایا ہوا تھا کہ مسلمانوں کے بازار میں وہی شخص تجارت کر سکتا ہے جو اس کے مسائل اچھی طرح جانتا ہو،،

23۔قسم نہ کھائے:

"رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا جو شخص جان بوجھ کر جھوٹی قسم اس لئے کھاتا ہے اس سے کسی مسلمان بھائی کا مال ناجائز طریقے سے حاصل کرے وہ شخص کل قیامت کے دن اللہ تعالی سے اس حال میں ملے گا کہ اللہ تعالی اس سے ناراض ہوں گے"

24۔دو آدمیوں کے معاملہ کے بیچ میں پڑے:

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تم میں سے بعض اپنے بھائی کے سودے پر سودا نہ کریں،(یعنی جب ایک سودا چل رہا ہو تو حتمی ہونے سے پہلے دوسرا اس میں نہ پڑے)

25۔اخروی فوائد کو ملحوظ رکھے۔

جو معاملہ کرے اس میں اللہ کے حکم کو ملحوظ رکھے، جو کمائے اس میں اللہ کی رضا اور آخرت ملحوظ ہو یعنی اسے اللہ کی مرضیات میں استعمال کرے۔

27۔صدقات میں سارا مال نہ لگائے۔

صدقات میں سارا مال نہ لگائے بلکہ اپنی ضرورت کیلئے بچا کے رکھے تاکہ بعد میں پریشانی نہ ہو ایسا نہ ہو کل یہ شکایت کرے کہ اللہ نے مجھے تنگ دست کر دیا۔

28۔شرعی مالی حقوق ادا کرے:

جیسے اللہ تعالی نے اس کے ساتھ احسان کیا وہ بھی دوسروں کے ساتھ احسان کرے، یعنی جیسے اللہ تعالی نے مال و دولت بغیر استحقاق کے اسے دیا ہے یہ بھی آگے دوسرے مستحقین، اقرباء اور دیگر مسلمانوں کی اصلاح و فلاح میں خرچ کرے۔

29۔نافرمانی میں مال نہ لگائے:

دیگر نعمتوں کی طرح مال بھی اللہ کی بہت بڑی نعمت ہے اس نعمت کا شکر ادا کرے نعمت کا شکر اس نعمت کا درست استعمال ہے، مال کو فضول خرچی میں نہ اڑائے بلکہ درست مصارف میں خرچ کرے۔

30۔شرعی معاملات کو رواج دے:

مسلمان تاجر کو چاہیے کہ شرعی عقود کو رواج دے جتنے غیر شرعی طریقے بازار میں رائج ہیں ان سے مرعب نہ ہو کہ میں اکیلا ان کا مقابلہ کیسے کروں گا، اگر میں شرعی اصولوں کیمطابق تجارت کروں گا تو مجھے نفع نہیں ہو گا مارکیٹ سے لوگ نکال دیں گے یہ سب شیطانی خیالات ہیں۔

Al-Qirtas ARABIC
ISSN Online : 2709-6076
ISSN Print : 2709-6068

خلاصہ بحث:

مسلمان تاجر کے اوصاف تاجر کو اختیار کرنے چاہئے، اسی سے ہماری معیشت ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتی ہے، تجارت سے ہمارے جو مقاصد ہیں یعنی حقوق العباد و حقوق اللہ جو مال سے متعلق ہیں ان کی صحیح طور پر ادائیگی ہو جائے وہ بھی اسی طرح ہو گی، مسلمان اور کافر میں فرق بھی انہی اوصاف سے واضح ہو گا کہ مسلمان ہر معاملہ میں اللہ تعالی کی رضا کو ملحوظ رکھتا ہے اس لئے اس کے بتائے ہوئے قوانین سے باہر نہیں جاتا یہ بھی انہی اوصاف سے پتا چلے گا۔ مسلمان تاجر کے اوصاف آج غیر مسلم اپنا کر ترقی کے عروج پر پہنچ چکے ہیں اور پوری دنیا پر اپنی معیشت کو مسلط کیا ہوا ہے اور ہم اپنی حقیقت کو کھو کر در بدر ذلت و رسوائی کو اپنا مقدر بنائے ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس ذلت و رسوائی سے نجات دے اور حقیقی ترقی کے اسباب اختیار کرنے کی توفیق دے، اللہ تعالیٰ ہمیں ہر میدان میں اپنی مرضیات پر چلا کر کامرانی سے ہمکنار فرمائے، اپنی باتوں پر اعتماد اور یقین کی دولت سے سرفراز فرمائے کیونکہ یہی ہر نیکی کی بنیاد ہے، اور دنیا آخرت کی ذلت و رسوائی سے حفاظت فرمائے آمین۔